ترجمہ قرآن مجید

کنز الایمان

تفسیر

نور العرفان

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰۔ اردو بازار لاہور

بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ

اس پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا تو ہم نے اسے وحی بھیجی کہ ہماری نگاہ کے سامنے اور ہمارے

بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ فَاسْلُكْ

حکم سے کشتی بنا [۱] پھر جب ہمارا حکم آئے اور تنور ابلے [۲] تو اس میں بٹھالے ہر [۳]

فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ

جوڑے میں سے دو اور اپنے گھر والے [۴] مگر ان میں سے

سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ

وہ جن پر بات پہلے پڑ چکی [۵] اور ان ظالموں کے معاملہ میں مجھ سے بات

ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَ

نہ کرنا [۶] یہ ضرور ڈبوئے جائیں گے [۷] پھر جب ٹھیک بیٹھ لے کشتی پر تو

مَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

اور تیرے ساتھ والے [۸] تو کہہ سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں

نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ

ان ظالموں سے نجات دی [۹] اور عرض کر [۱۰] اے میرے رب

مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

مجھے برکت والی جگہ اتار [۱۱] اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے بیشک اس میں ضرور

لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ

نشانیاں ہیں [۱۰] اور بے شک ضرور ہم جانچنے والے تھے پھر ان کے بعد ہم نے اور

قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ

سنگت پیدا کی [۱۱] تو ان میں ایک رسول انہیں میں سے بھیجا [۱۲] کہ

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع

اللہ کی بندگی کرو [۱۳] اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں

ع ۱۰

۱۔ یعنی ہماری تعلیم سے ہماری حفاظت و نگرانی میں کشتی بناؤ۔ خیال رہے کہ نوح علیہ السلام کشتی کے موجد ہیں۔ آپ نے رب کی تعلیم سے کشتی بنائی تھی‘ نہ کہ کسی سے سیکھ کر ۲۔ کوفہ کی جامع مسجد کے پاس والا تنور جب اس میں سے قدرتی طور پر پانی ابلنے لگے تو فوراً کشتی میں سوار ہو جانا کہ یہ طوفان آنے کی علامت ہے ۳۔ بیوی‘ بچے‘ یا سارے مومنین‘ یہ ہی زیادہ ظاہرہ ہے ۴۔ تمہارا بیٹا کنعان اور اس کی ماں واعلہ بھی انہیں ہلاک ہونے والے کفار سے ہے ۵۔ نوح علیہ السلام یا تو اس نہی کو بھول گئے یا ان سے خطا اجتہادی ہوئی کہ کنعان کو اپنا اہل سمجھے‘ اور اس سے مراد دوسرے لوگ سمجھے۔ اس لئے آپ نے وہ بات عرض کی تھی جو سورۂ ہود میں تفصیل سے مذکور ہوئی۔ ۶۔ یعنی اے نوح علیہ السلام۔ اب کسی کافر کے متعلق نجات کی سفارش نہ کرنا۔ کیونکہ اب ان سب کی غرقابی کا فیصلہ ہو چکا ہے ۷۔ معلوم ہوا کہ کافر کتے بلے سے بھی بدتر ہیں کہ کتوں‘ بلوں کو تو کشتی میں سوار کرنے کی اجازت مل گئی‘ مگر کافروں کو سوار کرنے کی اجازت نہ تھی۔ ۸۔ معلوم ہوا کہ کفار پر عذاب اور ان کی ہلاکت مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ جس پر شکر کرنا چاہیے۔ اسی لئے حضور نے ابوجہل کے قتل پر سجدۂ شکر ادا کیا اور عاشورہ کے دن روزہ رکھا کہ اس دن فرعون غرق ہوا تھا۔ ۹۔ جہاں رزق جسمانی و روحانی نصیب ہو۔ چنانچہ آپ کی دعا قبول ہوئی۔ رب نے فرمایا۔ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ اور آپ کی نسل میں ایسی برکت ہوئی کہ تمام انسان آپ ہی کی اولاد سے ہوئے۔ ہر مسافر کو چاہیے کہ کسی منزل پر اترتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرے ۱۰۔ مومنوں کے لئے بھی اور کافروں کے لئے بھی۔ کافر سمجھ لیں کہ انبیاء کرام کی مخالفت کا انجام یہ ہوتا ہے۔ مومنین یقین کریں کہ نبی کی غلامی نجات کا باعث ہے‘ اور بری جگہ سے ہجرت ضروری ہے۔ اسی لئے اکثر نبی مہاجر ہوئے اور کافر اولاد باپ کی بزرگی سے فائدہ نہیں اٹھاتی‘ اور بہت سے فوائد ہیں۔ ۱۱۔ یعنی نوح علیہ السلام کے بعد پھر بہت قومیں دنیا میں ہوئیں جن میں ان کے رسول تشریف لائے جن کی مخالفت کی وجہ سے وہ قومیں ہلاک ہوئیں۔ ایسے ہی موجودہ کفار جو آپ کی مخالفت کر رہے ہیں ہلاکت کے مستحق ہیں ۱۲۔ جیسے ہود و صالح علیہما السلام اکثر پیغمبر اپنی اپنی قوم میں مبعوث ہوئے۔ ۱۳۔ اس سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کرام عقاید میں متفق اور عملی عبادات میں مختلف تھے جو کام کسی نبی کی شریعت میں ہو وہ شرک نہیں ہوتا۔ کیونکہ کوئی نبی شرک کی تعلیم دینے کے لئے تشریف نہ لائے۔